بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۴۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہار شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۱۳ نبوت ۱۳۴۲ ہش ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۸۳ھ ۱۳ نومبر ۱۹۶۳ء	نمبر ۲۶۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۲ نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

فوری ضرورت

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

فضلِ عمر ہسپتال میں ڈاکٹر کی ایک اسامی خالی ہے جس کے لئے میڈیکل گریجوایٹ ہونا ضروری ہے۔ اس اسامی کا گریڈ ۴۰۰/۱۲½/۳۴۰/۱۰/۲۴۰ ہوگا۔ امید ہے احمدی ڈاکٹرز اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے اور سلسلہ کے اس اہم ادارہ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں گے۔

مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

الہام قلبی اطمینان اور دلی استقامت کے لئے اشد ضروری ہے

بالکل عقل ہی کے تابع نہ بن جاؤ کہ الہام الٰہی کی وقعت کھو بیٹھو

"ہر ایک آدمی چونکہ عقل سے مدارجِ یقین پر نہیں پہنچ سکتا اس لئے الہام کی ضرورت پڑتی ہے جو تاریکی میں عقل کے لئے ایک روشن چراغ ہو کر مدد دیتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے فلاسفر بھی محض عقل پر بھروسہ کر کے حقیقی خدا کو نہ پا سکے۔ چنانچہ افلاطون جیسا فلاسفر بھی مرتے وقت کہنے لگا میں ڈرتا ہوں۔ ایک بت پر میرے لئے ایک مرغا ذبح کرو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہوگی۔ افلاطون کی فلاسفی اس کی دانائی اور دانشمندی اس کو وہ سچی سکینت نہیں دے سکی جو مومنوں کو حاصل ہے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ الہام کی ضرورت قلبی اطمینان اور دلی استقامت کیلئے اشد ضروری ہے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ سب سے پہلے عقل سے کام لو اور یہ یاد رکھو کہ جو عقل سے کام لے گا اسلام کا خدا اسے ضرور ہی نظر آجائے گا کیونکہ درختوں کے پتے پتے پر اور آسمان کے اجرام پر اس کا نام بڑے جلی حرفوں میں لکھا ہوا ہے لیکن بالکل عقل ہی کے تابع نہ بن جاؤ کہ الہام الٰہی کی وقعت کو کھو بیٹھو جس کے بغیر نہ حقیقی تسلی اور نہ اخلاقِ فاضلہ نصیب ہو سکتے ہیں۔"

(ملفوظات صفحہ ۶۱ و ۶۲)

اسلام کی فتح اور اس کا غلبہ دعاؤں کے ذریعہ ہی مقدر ہے

ہمارے لئے بہت ضروری ہے کہ ہم دعاؤں سے کبھی غافل نہ ہوں

مبلغین کے اعزاز میں منعقدہ تقریب میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر

ربوہ ———— حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے مورخہ ۱۱ نومبر کی شام کو بیرونی ممالک میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے والے بعض مبلغین کے اعزاز میں منعقدہ ایک تقریب میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے اس امر کو واضح فرمایا کہ اس زمانہ میں اسلام کی فتح اور اس کا غلبہ دعاؤں کے ذریعہ ہی مقدر ہے۔ آپ نے زور دیا کہ ہمارے لئے ضروری اور لازمی ہے کہ ہم اپنی تبلیغی مساعی کے بارآور ہونے کے لئے دعاؤں سے کام لیں، اور ان سے کبھی غافل نہ ہوں۔ اس تقریب کا اہتمام بیرونی ممالک میں فریضۂ تبلیغ ادا کر کے واپس آنے والے اور اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے عنقریب بیرون پاکستان تشریف لے جانے والے مبلغین اسلام کے اعزاز میں وکالت تبشیر نے کیا تھا۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

نگران بورڈ کا فیصلہ اور ماہ نومبر

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

نگران بورڈ کے فیصلہ جات مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۱/۱۱/۶۳ (فیصلہ نمبر ۵) سے احباب کو معلوم ہو چکا ہوگا کہ نگران بورڈ نے وقفِ جدید کے چندہ جات کی وصولی کی خاص مہم کے لئے نومبر کا مہینہ مقرر فرمایا ہے۔ جہاں تک ہفتہ وقف جدید کا تعلق ہے وہ تو اس سے پہلے منایا جا چکا ہے۔ لیکن وصولی کی رفتار ابھی تک خاطر خواہ نہیں۔ اس لئے میں جملہ احباب جماعت اور خصوصاً عہدیداروں سے درخواست کرتا ہوں کہ نومبر کے مہینہ میں جتنے بھی دن باقی رہ گئے ہیں خاص طور پر وقفِ جدید کے چندہ سالانہ اور تعمیر دفتر کی طرف توجہ دیں۔ کوشش فرماویں کہ دسمبر تک تمام احباب اپنے بقایا جات ادا کر کے فارغ ہو جائیں۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ نومبر میں کوئی اور انجمن وصولی نہیں کر سکتی۔ یا وقفِ جدید کی وصولی کسی دوسرے مہینہ میں نہیں ہو سکتی۔ مراد صرف خاص کوشش کا مہینہ ہے۔

خاکسار ۔ مرزا طاہر احمد

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو روحانی انعام دیا ہے اسے قائم رکھنے کی کوشش کرو

انعام حاصل کرنے کی نسبت سے قائم رکھنا زیادہ مشکل ہوتا ہے

اپنے دل و دماغ اور زبان کو قابو میں رکھو اور ہمیشہ اپنی ایمانی حالت کا جائزہ لیتے رہو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ـ فرمودہ ۲۰ فروری ۱۹۲۷ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

روحانی امور

ایسے پیچیدہ اور نازک ہوتے ہیں کہ بعض دفعہ بعض بڑی نظر آنے والی باتیں ایسے نتائج پیدا نہیں کرتیں جیسے کہ بعض وقت خفیف سے خفیف باتیں نتائج پیدا کرتی ہیں بڑی بڑی خدمات بعض دفعہ ایک لفظ کے ساتھ ضائع ہو جاتی ہیں، اور بعض دفعہ بڑا لمبا کفر ایک فقرہ کے ساتھ دھویا جاتا ہے۔

رسول کریمؐ کے زمانہ میں

ہم دیکھتے ہیں کہ کفار مکہ اسلام کے مٹانے میں اس قدر زور خرچ کرتے رہے ہیں کہ کوئی صورت مخالفت کی خالی نہ رہی۔ ہر زمانہ میں نبیوں کے دشمنوں نے ایسا ہی کیا مگر رسول کریمؐ کی مخالفت میں جو زور لگایا گیا اس سے بڑھ کر ان کی ان نیت کو مدنظر رکھتے ہوئے مخالفت ممکن نہیں۔

جھوٹ اور نفرت سے انہوں نے پرہیز نہ کیا۔ قتل و غارت سے انہوں نے پرہیز نہ کیا۔ عزت و آبرو برباد کرنے میں انہوں نے کوئی دقیقہ نہ چھوڑا۔ فساد پھیلانے اور جھوٹی روایتوں کے بیان کرنے سے انہوں نے کوئی پرہیز نہ کیا اور جو لوگ نیکی کو قبول کرنا چاہتے تھے ان کو نیکی سے روکنے میں اور جو بدی کو پھیلانا چاہتے تھے ان کی امداد کرنے میں انہوں نے کوئی کمی نہ چھوڑی۔ انہیں لوگوں اور

سرداروں میں سے ایک ابوسفیان تھے

جو آخر زمانہ تک اسلام کا برابر مقابلہ کرتے رہے اور آخر زمانہ تک رسول کریمؐ کے خلاف بھڑکاتے رہے۔ اور آپؐ کے خلاف لڑتے رہے حتیٰ کہ آپ پر حملہ آور ہوتے رہے پھر آپ کے خلاف نہ صرف خود انہوں نے تلوار چلائی بلکہ ان کی بیوی نے بھی تلوار چلانے میں حصہ لیا۔ لیکن نہ معلوم وہ کیا چیز تھی جس نے ان کو ایمان لانے پر کھڑا کر دیا۔ اور ان کے کفر کو ایسا دھویا کہ ان کے دو بیٹے اسلام کے بہت بڑے خادم ہوئے۔ ایک بیٹا تو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں گورنر ہوا اور محض گورنر ہی نہ تھا بلکہ مسلمانوں میں ولی اور بزرگ مانا جاتا تھا۔

دوسرے بیٹے حضرت معاویہؓ تھے جو حضرت علیؓ کے بعد مسند خلافت پر بیٹھے۔ یہ اور بات ہے کہ لوگ ان کی خلافت پر اعتراض کریں مگر بہرحال صحابہؓ نے بعض وجوہات کے باعث انکی خلافت کو تسلیم کیا۔ اور ان کے متعلق یہی حسن ظنی تھی کہ وہ اسلام کے خادم ہیں۔ اس طرح وہ لوگ جو اسلام کے خلاف تلوار چلاتے رہے تھے ان پر ایسا زمانہ آیا کہ انہیں کے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حکومت کی باگ دے دی۔

اس کے مقابلہ میں

انصار کی حالت

دیکھتے ہیں مکہ سے ہر قبیلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نکالتا ہے مکہ کے ارد گرد کی ہمسایہ قومیں ہیں ان کی طرف آپ رُخ کرتے ہیں تو وہ آپ کے پتھراؤ کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ طائف سے لہولہان ہو کر آپ واپس آتے ہیں۔ حج کے موقع پر ایک ایک خیمہ میں جاتے ہیں۔ ان کو تبلیغ کرتے ہیں تو وہ آپ پر ہنستے ہیں۔ کہتے ہیں پاگل ہو گیا لیکن ادھر مدینہ سے حج پر چند آنے والے لوگ سنتے ہیں کہ ایک شخص خدا کی طرف سے آنے کا دعوےٰ کرتا ہے تو کہتے ہیں ہمیں اسکی بات سننی چاہیئے۔ وہ آپؐ کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور آپؐ کی باتیں سنتے ہی معاً آپؐ پر نہ صرف ایمان لاتے ہیں بلکہ وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اپنے ملک کو اسلام لانے کے لئے تیار کریں گے۔ اگلے سال پھر وہ وعدہ پورا کرتے ہیں کہ اپنے ساتھ اپنے علاقہ کے رؤسا لے کر آتے ہیں اور یہاں تک وہ لوگ آپ کو کہتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ مدینہ چلیں۔ اور ہمارے پاس رہیں ہم آپؐ کی حفاظت اور مدد کریں گے۔ اس وعدہ کے ساتھ آپؐ کو اپنے شہر میں لے جاتے ہیں۔ پھر کس شان اور کس وفاداری سے وعدہ پورا کرتے ہیں کوئی درد مند دل ان کے واقعات پڑھ کر بغیر اس کے کہ اسکی آنکھیں پُرنم ہو جائیں نہیں رہ سکتا۔

ایک موقعہ پر جبکہ آپ کو مدینہ سے باہر ایک جنگ پر تشریف لے جانا پڑا تو آپ نے مسلمانوں کو اکٹھا کر کے مشورہ لینا چاہا۔ درحقیقت آپ کا منشاء

انصار سے مشورہ

لینے کا تھا کیونکہ انصار سے پہلے یہ معاہدہ تھا کہ اگر مدینہ پر دشمن حملہ آور ہو گا تو وہ لوگ آپ کی حفاظت اور مدد کریں گے اور مدینہ سے باہر کے لئے یہ معاہدہ نہ تھا۔ اس معاہدہ کے مطابق رسول کریمؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دراصل انصار سے مشورہ لینا چاہتے تھے کہ ہمیں اب کیا کرنا چاہیئے۔ مہاجرین بار بار اُٹھ کر آپؐ کو مشورہ دیتے لیکن آپ نے فرمایا ہمیں تم سے مشورہ نہیں لینا چاہتا۔ آخر انصار سمجھ گئے کہ ہمیں بلایا جاتا ہے اور ہم سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مشورہ پوچھتے ہیں۔ اس پر ان میں سے ایک نے اٹھ کر کہا کیا آپ کی مراد ہم سے ہے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ معاہدہ تو اس صورت میں تھا جبکہ ابھی ہم آپؐ کی رسالت کی حقیقت سے ناواقف تھے لیکن اب جب آپ کو خدا کا رسول یقین کر چکے ہیں اور رسالت کی حقیقت سے واقف ہو گئے ہیں تو اب ہمارا وہ وعدہ کیا حقیقت رکھتا ہے۔ اب تو اگر یا رسول اللہ آپ فرمائیں گے تو

ہم سمندر میں کود پڑیں گے

اگر آپ ہمیں سمندر کے دوسرے کنارہ پر لے جانا چاہیں تو ہم وہاں جائیں گے۔ دنیا کی کسی جگہ میں بھی آپ پر اگر کوئی حملہ آور ہو گا تو ہم آپ کے دائیں بھی اور بائیں بھی لڑیں گے اور دشمن آپ تک نہیں پہنچے گا جب تک ہماری لاشوں پر سے نہ گذرے۔

اس فقرہ پر ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ میں بارہ غزوات میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شامل رہا لیکن میں چاہتا تھا کہ بارہ غزوات میں شامل نہ ہوتا۔ مگر اس دن یہ فقرہ میرے منہ سے نکلتا۔

عبداللہ بن اُبی بن سلول نے جو منافق تھا ایک موقعہ پر کہا کہ میں جو معزز شخص ہوں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جو ذلیل انسان ہے مدینہ سے باہر نکال دوں گا۔ یہ بات اس کے بیٹے کو بھی کسی طرح پہنچ گئی۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا ہے اس کی سزا اب سوائے قتل کے اور کوئی ہو نہیں سکتی۔ اس لئے آپ مجھے حکم دیں کہ میں اپنے ہاتھ سے اسے قتل کردوں۔ تا ایسا نہ ہو کہ شائد اور کوئی شخص اس کو قتل کرے اور میرا نفس شرارت کرے۔

یہ وہ قربانیاں تھیں

جو انہوں نے کیں۔ انہوں نے اپنے گھر بانٹ دیئے۔ حتیٰ کہ اپنی بیویاں دوسروں کے لئے علیحدہ کردیں۔ جن کے پاس ایک سے زائد تھیں۔ یہ وہ ایثار اور قربانی ہے کہ دنیا میں اس کی نظیر بہت کم ملتی ہے۔

پھر غزوہ حنین کے موقعہ پر جبکہ بارہ ہزار کا لشکر جرار آپ کے ساتھ تھا۔ بعض کے عجب کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے یہ سزا نازل کی کہ لشکر کے پاؤں جنگ میں اکھڑ گئے۔ آپ پر ایسا وقت آیا کہ چار ہزار کے مقابل آپ کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے تھے۔ اس وقت آپ نے فرمایا انصار کو بلاؤ۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ مہاجرین کو بلاؤ۔ پھر آواز

ایسی خطرناک حالت میں

جب انصار کو پہونچتی ہے تو وہ آپ کی طرف اس طرح بے اختیار ہو کر دوڑے چلے آتے ہیں کہ اگر ان کے گھوڑے رُکتے ہیں۔ تو ان کی گردن کاٹ کر رکھ دیتے ہیں۔ اگر اونٹ چلنے سے رکتے ہیں تو ان کے پاؤں کاٹ دیتے ہیں اور پیادہ لبیک یا رسول اللہ لبیک کہتے ہوئے اس طرح واپس لوٹتے ہیں کہ تھوڑی دیر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گرد بہت بڑا جتھا اکٹھا ہو جاتا ہے۔

پھر ان کے نوجوانوں اور بچوں کا یہ حال تھا کہ

بدر کے موقعہ پر

حضرت عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں میرے دل میں کفار کے مظالم کی وجہ سے لڑنے کے لئے بڑا جوش تھا۔ لیکن جب میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو دو چھوٹے بچے تھے۔ اور ایسے موقعہ پر بہترین جنگی خدمت وہی کر سکتا ہے۔ جس کے دائیں بائیں بھی تجربہ کار بہادر سپاہی ہوں۔ میں نے سمجھا میں آج کیا لڑوں گا۔ میں یہ خیال ہی کر رہا تھا کہ دائیں طرف سے ایک لڑکے نے مجھے کہنی مار کر اپنی طرف متوجہ کیا۔ اور میرے کان میں کہا تا دوسرا لڑکا نہ سُن لے۔ کہ چچا وہ جو ابوجہل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بڑا دشمن ہے وہ کہاں ہے ابھی میں نے اسے جواب نہیں دیا تھا۔ اور میں خیال کر رہا تھا کہ باوجود میرے بہادر اور تجربہ کار سپاہی ہونے کے میرے دل میں بھی یہ خیال نہیں آیا کہ

ابوجہل پر حملہ

کروں۔ اسی خیال میں تھا کہ دوسرے لڑکے نے میرے کان میں کہا چچا ابوجہل کہاں ہے۔ میں نے انہیں اشارہ سے بتایا کہ جس کے اردگرد بڑے بڑے سردار ہیں وہ ہے حضرت عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں میری انگلی کا اٹھنا ہی تھا کہ چیل کی طرح جھپٹ کر وہ دونوں صفوں کو چیرتے ہوئے ابوجہل پر جا حملہ آور ہوئے اور اسے اتنا زخمی کردیا کہ ان زخموں سے وہ مر گیا۔ اس سے ان لوگوں کی قربانی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ لیکن

خدا کی حکمت ہوتی ہے

کہ جنگ حنین کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک موقعہ پر مال غنیمت تقسیم کیا۔ اور تقسیم کرتے وقت مکہ کے نومسلموں کو بھی مال دیا۔ اس پر ایک سترہ سالہ انصاری لڑکے کے منہ سے یہ فقرہ نکل گیا کہ خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ اور مال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ کو جو آپ کے رشتہ دار ہیں دے دیا ہے۔

رسول اللہ کو یہ بات پہنچی

تو آپ نے انصار کو بلایا۔ انصار بھی اس غلطی کو سمجھ گئے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ بات ہماری طرف سے نہ سمجھیں۔ ہم میں سے ایک بے وقوف نے ایسا کہا ہے آپ نے فرمایا۔ اے انصار تم کہہ سکتے ہو۔ کہ ہم نے اس وقت تمہاری مدد کی اور اپنے گھروں میں جگہ دی۔ جب تمہیں قوم دھتکار رہی تھی۔ اور تمہارے لئے اس وقت اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈالا۔ اور جب تمہیں قوم دھتکار رہی تھی۔ اور آپ کے لئے اس وقت اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈالا۔ جبکہ قوم آپ کو قتل کرنا چاہتی تھی۔ ہم نے تمہاری اس وقت مدد کی۔ جب تم کو وطن سے نکالا گیا۔ جب آپ کے عزیز رشتہ دار آپ کو مار ڈالنا چاہتے۔ اس وقت ہم نے اپنی جانوں کو قربان کرکے ہر میدان میں تمہاری مدد کی۔ اور تمہارے دشمنوں کو زیر کیا۔

وہ قربانی کرنے والی قوم

بھلا کہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ان باتوں کو برداشت کر سکتی تھی۔ ان کی چیخیں نکل گئیں اور بار بار کہتے یا رسول اللہ ہم نہیں ایسا کہہ سکتے۔

پھر آپ نے فرمایا اے انصار سنو۔ تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ محمد رسول اللہ مکہ کا باشندہ تھا مکہ اس کی پیدائش کی جگہ تھی۔ اس لئے مکہ کے حق اس پر بہت تھے۔ خدا نے مکہ میں پھر واپس آنے کے سامان پیدا کردیئے جبکہ مکہ فتح ہو گیا اور اس کے عزیز رشتہ داروں کا بھی اس پر حق تھا کہ اب ان کے پاس رہے۔ لیکن وہ تو مال اور مویشی لے کر اپنے گھروں کو چلے گئے اور تم

خدا کا رسول اپنے گھروں میں لے آئے

اب اے انصار یاد رکھو اس دنیا میں تم کو بادشاہت نہیں ملے گی۔ اب حوض کوثر پر ہی مجھے ملنا وہاں تمہاری قربانیوں کے بدلے ملیں گے۔ خدا کی قدرت دیکھو ابوسفیان کے بیٹے بادشاہ ہو جاتے ہیں اور یہ خاندان سینکڑوں سال تک دنیا میں حکومت کرتے ہیں بعد میں مغل آتے ہیں پٹھان آتے ہیں صدیوں تک حکومت کرتے ہیں لیکن وہ انصار جن کے خونوں سے اسلام کا باغ سینچا گیا۔ اس قوم سے ۱۳۰۰ سال تک کوئی بادشاہ نہیں ہوتا کیوں یہی وہ بات ہے۔ جس کی طرف سورۃ فاتحہ میں توجہ دلائی گئی ہے۔ دیکھو انعمت علیہم میں داخل ہونا اور انعام لینا بھی بے شک بڑا مشکل ہے۔ لیکن

انعام کا قائم رکھنا

بھی اس سے زیادہ مشکل ہے۔ اس لئے انسان کو اپنے دل، دماغ اور اپنی زبان پر قابو رکھنا چاہیئے۔ تاکہ اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہ نکل جائے۔ جس سے اس کو اور اس کے خاندان اور اس کی قوم کو نقصان پہونچے۔ جب تک ہر وقت انسان اپنے فہم اور تدبر سے کام نہ لیتا رہے۔ اور روزانہ اخلاص میں ترقی نہ کرتا رہے۔ تب تک وہ خطرہ سے محفوظ نہیں ہو سکتا۔

میرے اس خطبہ میں پہلے مخاطب

قادیان والے ہیں

پھر باہر کے لوگ۔ اگرچہ اس خطبہ کے محرک باہر کے لوگ ہی ہیں۔ لیکن پھر بھی پہلے مخاطب آپ لوگ ہی ہیں۔ کیونکہ نیک نمونہ دکھانا سب سے پہلے آپ لوگوں کا فرض ہے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے اعمال اور ہمارے قلوب کی اس رنگ میں حفاظت کرے۔ کہ ہم اس کے کسی انعام کی ناقدری کرکے اپنی کسی حرکت سے اس کے غضب کے نیچے نہ آئیں بلکہ اس کے انعامات واکرام زیادہ سے زیادہ شان کے ساتھ ہم پر ظاہر ہوں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

شذرات

دشمنانِ اسلام کی ہم نوائی

کچھ عرصہ ہوا پنجاب یونیورسٹی کے شعبۂ اسلامیات نے ایک مجلس مذاکرہ کا اہتمام کیا جس میں اس سوال پر غور کیا گیا کہ موجودہ زمانہ میں موثر طور پر تبلیغ اسلام کرنے کے لئے کونسے ذرائع اختیار کرنے کی ضرورت ہے یہ واقعی مسلمانوں کے لئے ایک نہایت اہم اور ضروری مسئلہ ہے اور ہمیں خوشی ہے کہ اب آہستہ آہستہ اس طرف کچھ توجہ ہو رہی ہے اور تبلیغ اسلام کے فقدان کی وجہ سے مسلمان جو ناقابلِ تلافی نقصان اٹھاتے چلے آرہے ہیں اس کا احساس اب ان میں پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اس مذاکرہ میں بہت سی ضروری اور مفید باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی مثلاً پروفیسر بشیر احمد صاحب صدیقی نے اپنے فاضلانہ مقالہ میں عیسائیت کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ

"غیر مسلم مؤرخوں خاص کر عیسائی مؤرخوں نے ہماری نئی نسل کو اسلاف سے بدظن اور بیزار کرنے کے لئے مشاہیر اسلام کی زندگیوں کو نہایت گھناؤنے روپ میں پیش کرنے کی منظم سازش شروع کر رکھی ہے۔ یہاں تک کہ ان کا زہر آلود قلم پیغمبر اسلامؐ کی ذات بابرکات پر ناروا حملے کرنے سے بھی نہیں چوکتا۔۔۔۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ بعض مسلمان مؤرخوں نے بھی پیغمبر اسلامؐ اور صحابہ کبار کی سیرتوں کے متعلق غلط بیانی کی جسارت کی ہے۔"

(کوہستان ۱۲ر اکتوبر)

یہ واقعی ایک حقیقت ہے کہ بہت سے غیر مسلم مؤرخین نے عمداً غلط بیانیوں سے کام لیا ہے لیکن زیادہ قابل افسوس امر یہ ہے کہ خود بعض مسلمان مؤرخوں نے بلکہ جید اور ممتاز علمائے دین کہلانے والے مسلمانوں نے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت کے متعلق دانستہ یا نادانستہ طور پر ایسی باتیں بیان کی ہیں جو سخت توہین آمیز اور اسلام کو بدنام کرنے والی ہیں۔ مثلاً پاکستان کے ایک بہت مشہور عالم دین نے یہ لکھنے کی جسارت کی ہے کہ

ا۔ "جب وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعی اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی۔۔۔۔ تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھوٹنے لگا۔ طبیعتوں سے فاسد مادے خود بخود نکل گئے۔۔۔۔ اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے۔"

(الجہاد فی الاسلام ص۱۳۷، ص۱۳۸)

ب۔ "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اطراف کے ممالک کو اپنے اصول اور مسلک کی طرف دعوت دی مگر اس کا انتظار نہ کیا کہ یہ دعوت قبول کی جاتی ہے یا نہیں بلکہ قوت حاصل کرتے ہی رومی سلطنت سے تصادم شروع کر دیا۔"

(حقیقت جہاد ص۶۵)

ذرا غور کیجئے کیا یہ وہی الزام نہیں جو دشمنان اسلام بایں الفاظ لگاتے ہیں کہ

"فتح مکہ کے بعد جو قبیلے ابتک بت پرست تھے انہیں معلوم ہو گیا کہ اب مخالفت بے سود ہے ایک نیست و نابود کر دینے والی جنگ کی دھمکی نے ان سے اسلام قبول کروالیا جس کی تلقین محمدؐ کے جرنیل ایک ہاتھ میں قرآن دوسرے ہاتھ میں تلوار لے کر کرتے تھے۔" (ڈوزی)

"پیغمبر اسلام نے اول اول مذہبی آزادی کی تاکید کی تھی مگر رفتہ رفتہ اس کی جگہ زبردستی ہونے لگی۔۔۔۔ آپ تین باتوں میں سے کسی ایک بات کے ماننے پر زور دیتے یعنی اسلام لاؤ۔ فدیہ ادا کرو یا موت گوارا کرو۔"

مسٹر باسورتھ سمتھ

(محمد۔ دین محمدی ص۱۳۷)

غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام شروع کرنے سے پہلے مسلمانوں کو اپنے اس قسم کے "مہربانوں" کے نظریات کا تدارک کرنے کا انتظام کرنا چاہیئے جو اسلام کے علمبردار بلکہ عالم دین کہلا کر دشمنان اسلام کی ہم نوائی کرنے میں عار محسوس نہیں کرتے۔

مخالفوں کے روح فرسا مظالم

لاہور کے ایک ہفت روزہ میں "مخالفوں کے روح فرسا مظالم کسی بھی شخص کو برگشتہ نہ کر سکے" کے زیر عنوان اسلام کے ابتدائی دور کے کچھ حالات شائع ہوئے ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ

"مکہ کے قریش آپؐ اور آپؐ کے ساتھیوں کو طرح طرح کے مصائب اور اذیتوں میں مبتلا کر رہے تھے۔۔۔ آپکو قدم قدم پر مشکلات اور رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔۔۔

۔۔۔ وہ غلام اور غریب جو ابتدا میں مشرف باسلام ہوئے ان پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا۔ حضرت عمارؓ اور ان کے ماں باپ کو سخت سے سخت تکالیف پہنچائی گئیں۔۔۔۔ مسلمانوں کو گرم ریت پر گھسیٹا گیا، چٹائی میں لپیٹ کر آگ لگائی گئی، مسلسل پتھراؤ کیا گیا۔۔۔ کافروں نے ہر ممکن حربہ استعمال کیا لیکن ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔"

حق یہ ہے کہ یہ روح فرسا مظالم خود اسلام کی صداقت کا واضح ثبوت تھے۔ انبیاء اور ماموریں کی جماعتوں کے حالات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر زمانہ اور ہر دور میں حق کو دبانے کے لئے ایسے ہی حربے استعمال کئے گئے لیکن ان حربوں سے کبھی حق و صداقت کی آواز کو دبایا نہ جا سکا۔

ایک نامکمل بیان

جماعت اسلامی کا ترجمان سہ روزہ "ایشیا" لاہور "خلف الرشید" کے زیر عنوان لکھتا ہے:۔

"ہم کلمہ گو مسلمان ہیں کہ ہمیں اپنے اسلاف کی پیروی کرتے ہوئے عار محسوس ہوتی ہے ان کے عہد و پیمان کا پاس تو ایک طرف رہا ہمیں اپنے وعدوں کا پاس بھی کم ہی ہوتا ہے دعویٰ کرتے ہیں خدا اور اس کے سچے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت و فرمانبرداری کا۔ لیکن اگر پوچھئے کہ عمل کیا ہے تو حال یہ ہے کہ شراب منہ سے نہیں چھوٹتی بازار حسن ہم نے سجا رکھے ہیں۔ عریانی اور فحاشی کی محفلیں ہم گرم کرتے ہیں اور اس پر بھی زعم یہی ہے کہ ہم اپنے اسلاف کے خلف الرشید ہیں۔"

(ایشیا ۲۸ر اگست)

ان سطور کا آخری حصہ کچھ نامکمل سا محسوس ہوتا ہے اگر اس میں ذیل کے فقرات کا اضافہ کر دیا جاتا تو بیان مکمل ہو جاتا۔

کہ "اس پر بھی زعم یہی ہے کہ ہم اپنے اسلاف کے خلف الرشید ہیں اور (بقول جماعت اسلامی) ہماری اکثریت اسلام پسند ہے۔ اسلامی آئین کو رائج کرنیکی علمبردار ہے اور جونہی جماعت اسلامی کے ذریعے "صالح انقلاب" برپا ہوا یہ سارے عیوب پلک جھپکنے میں آپ ہی آپ دور ہو جائیں گے۔" (شیخ خورشید احمد)

احمدیہ مشن مغربی جرمنی کی تبلیغی مساعی

مختلف موضوعات پر تقاریر۔ وفود کی آمد۔ رسالہ اسلام کی اشاعت۔ پریس انٹرویو۔ تبلیغی سفر ۲ افراد کا قبول اسلام

رپورٹ ماہ جون تا اکتوبر ۱۹۶۳ء

مکرم محمود احمد صاحب چیمہ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ اسلام کا کام جرمنی میں باقاعدگی سے جاری ہے اور اس ملک میں آہستہ آہستہ آفتاب اسلام کا طلوع ہو رہا ہے۔ لوگ اسلام کے مطالعہ کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ اور بعض ان میں سے اسلام کی نعمت عظمیٰ کو قبول کر رہے ہیں۔ ہٰذا ...... اسلام کے متعلق مساعی اور اس کے نتائج کا مختصر خاکہ درج ذیل ہے

تقاریر:۔

ایک اہم علمی ادارہ کی طرف سے دعوت موصول ہونے پر مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب انچارج جرمنی مشن نے مورخہ ۱۳ جون کو وہاں پر "پاکستان اور اسلام" کے موضوع پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد دو گھنٹہ تک سوالات کے جوابات دئے۔ لٹریچر تقسیم کیا۔ حاضرین میں جرمنی احباب کے علاوہ ڈنمارک۔ فن لینڈ۔ انگلینڈ اور سوئٹزرلینڈ کے اصحاب بھی شامل تھے۔

مورخہ ۲۴ جون کو فرینکفورٹ میں "اسلام حقیقت میں" کے موضوع پر آپ نے دوسری تقریر کی۔ جس میں آپ نے توحید۔ تمام انبیاء پر ایمان۔ اسلام کی امن عالم کے بارہ میں تعلیمات۔ عورت کی حیثیت۔ سوشل اور اقتصادی نظامات پر روشنی ڈالی۔ جماعت احمدیہ کی دنیا بھر میں تبلیغی سرگرمیوں کو شرح و بسط کے ساتھ پیش کیا۔ سوالات کے جوابات دیئے اور لٹریچر تقسیم کیا۔

(۳) مورخہ ۲۶ ستمبر کو فضل عمر مسجد ہمبرگ میں آپ نے تیسری تقریر کی۔ اس تقریر میں آپ نے قرآن کریم کے حوالجات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحیح پوزیشن کو واضح کیا اور ثابت کیا کہ وہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبی تھے۔ اور انسان تھے نہ کہ خدا۔ صلیبی موت کی حقیقت پر شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی۔ تقریر کے بعد کافی دیر تک سوالات و جوابات کا دلچسپ سلسلہ جاری رہا اور حاضرین میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

(۴) مورخہ ۱۷ اکتوبر کو ہمبرگ میں ایک علمی ادارہ کے زیر اہتمام ان کی دعوت پر "اسلامی تعلیمات" کے موضوع پر آپ نے تقریر کی جس میں اسلامی تعلیمات کو پیش کرتے ہوئے آخر میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ افریقہ میں بالخصوص بیداری اور کامیابی کو عیسائی مستشرقین کے حوالوں کے ساتھ نمایاں طور پر پیش کیا۔ بعد میں سوالات کے جوابات دئے گئے اور حاضرین میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

وفود کی آمد:۔

۲۷ اگست ۶۳ء کو ہمبرگ کے ایک پروٹسٹنٹ چرچ کے ایک پادری صاحب کی معیت میں ۱۰۰ افراد مسجد دیکھنے آئے۔ مکرم چوہدری نے انہیں خوش آمدید کہا اور قریباً نصف گھنٹہ تک ایک تقریر کے ذریعے اسلامی تعلیمات سے واقفیت بہم پہنچائی اور ان کے سوالات کے جوابات دئے اور لٹریچر پیش کیا۔ بفضلہ تعالیٰ وہ اچھا اثر لے کر گئے۔

۱۷ اکتوبر کو ہمبرگ کے ایک ہائی سکول کی کلاس جو چالیس طلباء پر مشتمل تھی اپنی استانی کے ہمراہ مسجد آئی۔ مکرم چوہدری صاحب نے انہیں بھی اسلامی تعلیمات سے واقفیت بہم پہنچائی۔ توحید الٰہی۔ تمام انبیاء پر ایمان۔ نماز روزہ زکوٰۃ اور حج کے بارہ میں اسلامی تعلیمات کو پیش کرتے ہوئے مساوات کے بارہ میں اسلامی نقطہ نظر کو واضح کیا۔ طلباء نے کثرت سے سوالات دریافت کئے جن کے جوابات دئے گئے۔ اور بعد میں انہیں لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا گیا۔

پرچہ اسلام کی اشاعت:۔

ہمارا جرمنی رسالہ اسلام ہر ماہ بفضلہ تعالیٰ باقاعدگی سے شائع ہوتا رہا۔ جس میں اسلام کے بارہ میں تحقیقاتی اور علمی مضامین شائع ہوتے رہے۔ جرمن اور سوئٹزرلینڈ کے بعض احمدی احباب نے From Church to Mosque کے عنوان کے ماتحت بفضلہ تعالیٰ بہت دلچسپ مضامین لکھے ہیں۔ اسی طرح جرمن اور سوس پریس میں اسلام کے بارہ میں غلط نظریات کی تردید میں مضامین شائع ہوتے رہے۔ مسجد زیورک کے افتتاح کی تقریب کی کارروائی و فوٹوؤں کے ساتھ شائع کی۔

سوئٹزرلینڈ کے ایک مخلص احمدی دوست رشید [illegible] صاحب کا ایک نہایت بلند پایہ علمی مضمون Islam in Africa کے موضوع پر شائع کیا۔ اسلام کے متعلق غیر مسلم احباب کی طرف سے شائع شدہ کتب پر ریویو بھی شائع کئے جاتے رہے ہیں۔ یہ پرچہ جرمنی میں سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا کم و بیش [illegible] کی تعداد میں بھجوایا جاتا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ اس کی مقبولیت بڑھ رہی ہے۔ اب اسکے سائز کو بڑھانے اور اسے زیادہ دلچسپ اور دیدہ زیب بنانے کے لئے تجاویز زیر غور ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس رسالہ کو بہتوں کے لئے موجب ہدایت بنائے۔ آمین۔

مسجد زیورک کے افتتاح کے سلسلہ میں مصروفیات:۔

مسجد زیورک کے افتتاح کے سلسلہ میں بھی مکرم چوہدری صاحب کو بفضلہ تعالیٰ مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب کی امداد کرنے کی توفیق ملی۔ مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر کا جرمنی زبان میں ترجمہ انہوں نے کیا۔ اسی طرح حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مکرم و محترم جناب وکیل التبشیر صاحب اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے پیغامات کا جرمنی ترجمہ بھی مکرم چوہدری صاحب نے کیا۔ دیگر انتظامات کے سلسلہ میں بھی حصہ لینے کا موقع ملا۔ افتتاح کے موقعہ پر بھی آپ نے مترجم کے فرائض سرانجام دیئے۔

پریس انٹرویو:۔

۶ اگست کو آپ نے ایک Television ٹیلی ویژن انٹرویو "اسلام میں عورت کی پوزیشن" کے موضوع پر دیا۔ اور اس بارہ میں بہت سی غلط فہمیوں کے ازالہ کی بفضلہ تعالیٰ توفیق ملی۔ اسی طرح ۳۰ ستمبر کو جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کے موضوع پر ایک پریس انٹرویو دیا۔ یہ انٹرویو ان شاء اللہ بعض فوٹوؤں کے ساتھ عنقریب ہمبرگ کے ایک اہم رسالہ میں شائع ہوگا۔

تبلیغی سفر:۔

۱۸ اگست سے ۲۳ اگست تک مکرم چوہدری صاحب سفر پر رہے۔ نیورمبرگ اور فرینکفورٹ کے مشنوں کا دورہ کیا۔ ۱۹ اگست کو احباب جماعت نیورمبرگ کی میٹنگ میں شمولیت کی۔ وہاں کے کام کا جائزہ لیا اور کام میں وسعت پیدا کرنے کے ذرائع پر غور کیا۔ برادرم عمر ہوفر صاحب انچارج نیورمبرگ مشن سے تفصیلی تبادلہ خیالات کیا۔ وہاں کی تین اہم علمی مجالس کو Contact کیا۔ اور اسلام کے بارہ میں تقریر کی پیشکش کی۔ بعد میں فرینکفورٹ میں برادرم مسعود احمد صاحب سے ملکر تبلیغی پروگرام مرتب کیا۔ دونوں جگہ بفضلہ تعالیٰ اس دورہ کے نتیجہ میں کافی بیداری پیدا ہو چکی ہے

نیورمبرگ میں برادرم عمر ہوفر صاحب کام کر رہے ہیں کہ ہر جمعہ کی شام کو احباب جماعت وہاں اکٹھے ہوتے ہیں بعض غیر مسلم زیر تبلیغ احباب بھی شامل ہوتے ہیں۔ وہ تقاریر کے ذریعہ بھی بیداری پیدا کر رہے ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مورخہ ۲ ستمبر کی صبح کو قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی اچانک وفات کی خبر تار کے ذریعہ مکرم وکیل التبشیر صاحب کی طرف سے موصول ہوئی یہ خبر ساری جماعت کے لئے ایک صدمہ عظیم تھی اور آپ کی وفات سے ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے جس کا پُر کرنا سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی کے اختیار میں نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں آپ کی مقدس روح پر نازل ہوں اور خدا تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

مورخہ ۶ ستمبر کو احباب جماعت مسجد میں اکٹھے ہوئے اور مکرم چوہدری صاحب نے ایک تقریر کے ذریعہ احباب کے سامنے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی زندگی اور سیرت بیان کی اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ بعد ازاں احباب جماعت نے ایک ریزولیوشن پاس کیا۔

پاکستانی مجلس کی میٹنگ

مورخہ ۱۲ جولائی کو ہمبرگ میں مقیم تمام پاکستانی احباب نے ہماری مسجد میں وسیع پیمانے پر ایک میٹنگ منعقد کی۔ جس میں نئے پریذیڈنٹ، سیکرٹری اور مجلس عاملہ کے کارکنان کا انتخاب عمل میں آیا مکرم چوہدری صاحب نے نگران کے فرائض سرانجام انجام دئے۔

زائرین:۔

مختلف موقعوں پر کثرت سے جرمن احباب اور اسلامی ممالک کے احباب مسجد اور مشن ہاؤس دیکھنے کے لئے آتے رہے۔ ان کو حسب موقع و حالات اسلام کے متعلق معلومات بہم پہنچائی گئیں اور لٹریچر بھی دیا گیا۔

دو بیعتیں:۔

MR. Abdur Rahman Haetmann نے برلن سے اسلام و احمدیت کو قبول کیا۔ آپ پہلے کافی دیر تک اسلام کی کتب کا مطالعہ کرتے رہے ہیں۔ اور پھر ہمبرگ مشن اور مسجد دیکھنے آئے اور ان سے اسلام اور احمدیت کے بارہ میں دو روز تبادلۂ خیالات کرنے کا موقع ملا۔

۲۔ عدنان طحان صاحب۔ یہ صاحب سیرالیون مغربی افریقہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والدین لبنان کے رہنے والے ہیں۔ جرمنی میں ہمارے مشن کے ذریعہ ان کو اسلام و احمدیت کے قبول کی توفیق ملی۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان دو نو احباب کو استقامت عطا فرمائے۔ خدمات دین کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہم آمین

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے ایک موقع پر ایک پروٹسٹنٹ پادری اور اس کے ۲۵ طلباء کو دو گھنٹے تک اسلام و احمدیت کی تعلیمات بہم پہنچائیں۔ اور عیسائیت سے متعلقہ مختلف مسائل کی وضاحت کی اور انہیں اپنا لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔

یکم اکتوبر کو نائیجیرین ایسوسی ایشن کے پریذیڈنٹ کی طرف سے دعوت موصول ہونے پر نائیجیرین یوم آزادی کی تقریب میں شامل ہوا اور وہاں بہت سے لوگوں کو پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔

بعض جرمن فیملیز کو ان کے گھروں میں جا کر اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔ خطبات جمعہ اور نمازیں اکثر خاکسار کو پڑھانے کا موقع ملتا رہا نیز مشن کے تمام کاموں میں تعاون کرتا رہا۔

بالآخر احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول کرے۔ اور جرمن میں اسلام و احمدیت کو جلد از جلد پھیلانے کے سامان بہم پہنچائے اور ہمیں پوری صحت اور ہمت کے ساتھ تبلیغ کے فرائض کو سرانجام دینے کی توفیقات عطا فرمائے۔ اللہم آمین۔

دعائے مغفرت

خاکسار کی بیوی رابعہ بیگم مورخہ ۱۱/۱۰/۶۳ کو صبح لڑکی زائد ہوئی اور اسی روز سوا ایک بجے اس دار فانی سے رخصت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی عمر تقریباً ۳۶/۳۷ سال تھی۔ پرانی احمدی تھیں۔ مرحومہ نیک سیرت نماز باقاعدگی سے ادا کرنے والی ہمیشہ کی تہجد گذار تھیں۔ مہمان نوازی کا خاص ملکہ مرحومہ میں پایا جاتا تھا۔ چندوں کے بارہ میں سختی سے پابندی کرنے والی اور تحریک جدید اور وقف جدید کی مجاہدہ تھیں۔ ہمیشہ ہر مرکزی تحریک میں حصہ لینے والی تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بے حد عشق تھا۔ حضرت امیر المومنین کے لئے ہر وقت دعا کرنے کی عادی تھیں۔ بچوں سے بھی ہر روز دعائے صحت کرواتیں

مرحومہ نے گھر میں اب اپنی یادگار پانچ بچے چھوڑے ہیں۔ ایک لڑکا اور چار لڑکیاں۔ چھوٹی جو مرحومہ کی وفات کے صرف چھ گھنٹے پہلے پیدا ہوئی تھی دوسرے بچے اس کے سامنے مقفول لگ گئے ہیں

احباب جماعت و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی کرم نوازی سے مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے۔ اور بچوں کو مرحومہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مرحومہ نے لڑکے کی پیدائش سے پہلے عہد کیا ہوا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا۔ تو میں وقف کروں گی سو لڑکا اب دوسری جماعت میں پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی یہ خواہش پوری فرما دیں۔ کیونکہ بچہ اسی روز کا وقف ہے۔ نیز چھوٹی بچی کے ساتھ بڑے بچوں کا دل لگا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی کرم نوازی سے بچی کو ہر دکھ تکلیف سے بچائے۔ لمبی عمر پانے والی بنائے اور خادمہ دین بنائے۔ اور مجھے بھی صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار مستری دار محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ (حرآباد)
المعروف پمپ ڈاک خانہ رعیہ خاص تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ)

خریداران الفضل متوجہ ہوں وی پی بھجوائے جا رہے ہیں۔

درج ذیل احباب کی قیمت اخبار ختم ہو رہی ہے ان کو وی پی بھجوائے جا رہے ہیں۔ براہ کرم وصول فرما کر ممنون فرمائیں نیز جن احباب کو ان کے ارشاد پر وی پی نہیں کئے جا رہے وہ بھی از راہ کرم بذریعہ منی آرڈر دس یوم تک رقم ارسال کر دیں تاکہ اخبار جاری رکھا جا سکے علاوہ ازیں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں تاکہ تعمیل ہونے میں تاخیر نہ ہو۔

خریداری نمبر	پتہ
3154	مکرم سید بشیر احمد صاحب آف گھٹیالیاں
3992	" راجہ عطاء اللہ جان صاحب مظفر آباد
5794	" محمد دین صاحب انگلش ٹیچر چک 26
5039	" محمد نواز صاحب ملک کھیاں
5043	محترمہ بیگم محمد اکرم خاں صاحب لطیف آباد
3516	مکرم فرزند علی صاحب سکرنڈ
696	" صوفی محمد اسماعیل صاحب 277 R.B سیلا
4046	" اللہ دتہ صاحب محمد آباد اسٹیٹ
929	" غلام اللہ صاحب ٹی دریا یونیورسٹی
965	" حکیم محمد یعقوب صاحب نقار دشاہ
172	" عبد الرحمٰن صاحب باندھی نواب شاہ
4769	" رشید احمد صاحب نذیر جیکب آباد
5400	" محمد اسحاق صاحب بھلیر
5392	" نذیر احمد صاحب ڈار کراچی 29
3744	" رشید احمد خان صاحب سرائے ٹانک
3689	" ملک بشیر محمد صاحب مجھوکہ ملتان
35	محترمہ خضر سلطانہ صاحبہ سیفی بند کراچی
2739	مکرم حکیم غلام رسول صاحب موضع اودھ

خریداری نمبر	پتہ
5670	مکرم بشیر الدین صاحب بی کام کھوڑ
6979	" محمد اقبال صاحب باجوہ سکھر
5048	" فقیر محمد صاحب گلگت
5007	" رشید احمد خاں صاحب ضلعدار لائلپور
5245	" سارجنٹ محمد حنیف صاحب ماڈل پور کراچی 13
5420	" محمد اشرف صاحب افکاری نگرپارکر
1763	" ملک امیر بخش صاحب چک بیلی خاں
3279	" عبد المومن صاحب کراچی
448	" ڈاکٹر مرزا احمد زبیر صاحب باراچنار
5001	" محمد اسلم خاں صاحب منٹگمری
5723	مسز محمد اسلم صاحب صدیقی حیدر آباد
3888	مکرم ماسٹر نذیر حسین صاحب 126 R.B. ارکھ
4654	ملک احمد صاحب انجاز دوالمیال
2396	مکرم میجر منیر احمد صاحب خالد کوہاٹ
5611	" نصر اللہ خاں صاحب مری
5613	" ملک مظفر احمد صاحب جوئیہ چک 152
4245	" صوبیدار نذر حسین صاحب قائد آباد

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 5/11 کو 8 بجے شام دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود مولوی عبد الحق صاحب نور پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کرونڈی کا پوتا ہے اور مکرمی عبد الرحیم صاحب سندھی درویش حال قادیان کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے دعا درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو تندرستی دے اور عمر دراز بخشے اور نومولود والدین کے لئے قرۃ العین بنے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا خادم بنے آمین اللھم آمین
ثناء اللہ بمقام کرونڈی ڈاک خانہ خاص ضلع خیرپور میرس (سابق سندھ)

اعلانِ نکاح

عزیزم مرزا منیر بیگ سلمہ اللہ تعالیٰ کا نکاح مورخہ ۲۰/۱۰/۶۳ بروز اتوار بہمراہ عزیزہ نصرت آرا بنت مکرم جناب میاں محمد احمد صاحب ایم ہوسی اینڈ سنز نیلا گنبد لاہور کے ساتھ بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ (2000/-) حق مہر پر جناب قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے میاں محمد احمد کے مکان پر پڑھا۔ برات ۲۲/۱۰/۶۳ کو کوئٹہ واپس پہنچی احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ فریقین اور احمدیت کے لئے بابرکت اور ثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔
(مرزا معظم بیگ 3-12/20 پاٹ روڈ کوئٹہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا سالانہ سووینیر

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی ہر سال اپنے سالانہ اجتماع پر مجلہ یادگار (سووینیر زبان انگریزی) شائع کرتی ہے۔ امسال بھی مجلس نے آٹھویں سالانہ اجتماع پر ایک دیدہ زیب سووینیر شائع کیا ہے۔ اس میں جماعت کے بیرونی مشنوں کی خبریں۔ قیمتی تبلیغی مضامین بزرگوں کے فوٹو اور پیغامات شائع کئے گئے ہیں۔

سووینیر کے تعارف کے لئے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ احباب کرام (قمر الانبیاء) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے مندرجہ ذیل تاثرات ملاحظہ فرمائیں۔ یہ تاثرات حضرت میاں صاحبؓ نے مجلس کے آٹھویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر سووینیر کے لئے اپنے پیغام میں تحریر فرمائے تھے:

"کراچی کی بیدار مغز مجلس خدام الاحمدیہ ہر سال ایک ساوینیر تیار کر کے شائع کیا کرتی ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خوبیوں اور دلکشیوں کے لحاظ سے حقیقتاً بہت قابل تعریف ہوتا ہے۔ اس ساوینیر کے چار پہلو خاص طور پر قابل قدر دیکھے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ اس میں اسلام کی خوبیوں کے متعلق بعض بڑے دلچسپ مضامین ہوتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ جماعت احمدیہ اسلام کی اشاعت کے لئے اکناف عالم میں جو زبردست جدوجہد کر رہی ہے۔ اس کو بڑے دلکش رنگ میں پیش کیا جاتا ہے۔ تیسرے ضمناً اُن غلط فہمیوں کا بھی ازالہ کیا جاتا ہے۔ جو ناواقف یا بے اصول لوگ جماعت احمدیہ کے خلاف پھیلاتے رہتے ہیں۔ اور پھر چوتھے یہ کہ عمدہ عمدہ تصویروں کے ذریعہ ان خوبیوں کو جو چار چاند لگائے جاتے ہیں وہ مزید برآں ہیں۔ ان مرتبع خوبیوں کی وجہ سے کراچی کا یہ سالانہ مرقع غیر معمولی کشش اور جاذبیت اختیار کر لیتا ہے"

حضرت میاں صاحبؓ کے ان تاثرات کے بعد تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس رسالہ کو زیادہ سے زیادہ خرید کر اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بطور عطیہ دیں۔

اس کی قیمت فی کاپی دو روپے پچھتر پیسے ہے (علاوہ ڈاک خرچ) مطلوبہ تعداد کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر تحریر فرمائیں۔

نمبر ۸۶ نیو کلاتھ مارکیٹ بندر روڈ کراچی

ملک مبارک احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

• مظفر آباد ۔ ۱۲ ر نومبر ۔ بھارتی فوج نے جنگ بندی لائن پر آزاد کشمیر کے ایک اور گاؤں پوس پر زبردستی قبضہ کرنے کی دھمکی دی ہے ۔ بھارتی فوج جنگ بندی لائن کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس گاؤں کے قریب جمع ہو گئی ہے اور گاؤں کے باشندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ یا تو مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد حکومت کی بالادستی تسلیم کریں یا پھر گاؤں خالی کر دیں ۔ دریں اثناء حکومت آزاد کشمیر کی باقاعدہ فوج اور پولیس کو حکم دے دیا گیا ہے کہ وہ بھارتی فوج کے جارحانہ اقدام کا سختی سے مقابلہ کریں ۔ حکومت پاکستان کو بھی نئی صورتحال سے مطلع کر دیا گیا ہے ۔

واضح رہے کہ جنگ بندی کے معاہدہ کے تحت کسی ملک کی فوج بھی جنگ بندی لائن پر جمع نہیں ہو سکتی بلکہ انہیں لائن سے پانچ پانچ سو گز دور رہنا چاہیئے ۔

• نئی دہلی ۱۲ ۔ نومبر ۔ کلکتہ کے علاقہ میں مغربی طاقتوں کی مدد سے کی جانے والی فضائی مشقوں میں بھارتی فضائی فوج کی ناکامی کا اعتراف سرکاری طور پر کر لیا گیا ہے اور فوجی مبصرین اس رائے کا اظہار کر رہے ہیں کہ اگر بھارت پر حملہ ہوا تو اس کی فضائیہ دشمن کے طیاروں کو روک نہیں سکے گی ۔ اگرچہ وزارت دفاع نے فوجی مشقوں میں بھارتی فضائیہ کی ناکامی کے بارے میں ہر قسم کی خبروں پر پابندی عائد کر دی ہے لیکن اس کے باوجود بھارتی حکومت اور بھارت میں مقیم مغربی فوجی ماہرین اس رائے کا اظہار کر رہے ہیں کہ بھارتی فضائیہ کی تنظیم نو کے باوجود اسکی صلاحیت میں کوئی قابلِ ذکر اضافہ نہیں ہوا ہے ۔

• سرینگر ۔ ۱۲ ر نومبر ۔ کل جموں میں پرجا پریشد کے مشتعل مظاہرین پر ریاستی پولیس کی فائرنگ سے تین افراد ہلاک اور ایک سو شدید زخمی ہو گئے ۔ زخمیوں میں انسپکٹر جنرل پولیس بھی شامل ہیں ۔ آل انڈیا ریڈیو کی ڈوگری نشریات کے مطابق کل جموں میں پرجا پریشد کے مظاہرین نے شمس الدین کی کٹھ پتلی حکومت کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا ۔ متعدد دکانوں کو لوٹ لیا ۔ ان کو آگ لگا دی اور متعدد عمارتوں کو نقصان پہنچایا ۔

• سید و شریف ۱۲ ر نومبر ۔ پاکستان میں جاپان کے سفیر مسٹر مسایوشی کاٹسوئی نے کہا ہے کہ جاپان تمام قوموں کے حق خود ارادیت کا حامی ہے اور کشمیر کا مسئلہ پُرامن طور پر اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق طے کیا جانا چاہیئے ۔ انہوں نے ایک انٹرویو میں کہا کہ کشمیر کے مسئلے کا منصفانہ حل امن عالم کے قیام کے لئے ضروری ہے ۔ مسٹر مسایوشی نے کہا کہ جاپان پاکستان اور بھارت کے درمیان دوستانہ تعلقات کے قیام کا زبردست حامی ہے ۔

• پیکنگ ۱۲ ۔ نومبر ۔ جمہوریہ چین کے ایک روزنامہ نے بھارت میں ہونے والی جنگی مشقوں کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بھارت کی ان جنگی مشقوں کا مقصد چین پر حملہ کرنا ہے اور ان ہوائی مشقوں سے بھارت کی نام نہاد غیر جانبداری کا ڈھونگ ختم ہو گیا ہے ۔

چین کے ایک اور اخبار میں لکھا ہے کہ بھارت مغربی ممالک کے ساتھ مل کر جو جنگی مشقیں کر رہا ہے ان کا انتظام امریکہ نے کیا ۔ دونوں ملکوں کے درمیان ایک فضائی معاہدہ کے تحت کیا گیا ہے ۔ اخبار نے مزید کہا ہے کہ امریکہ اور بھارت کے درمیان یہ معاہدہ چین کے خلاف فوجی کارروائی کے خطرے کا مستقل ذریعہ بن جائیگا ۔

• کراچی ۱۲ ۔ نومبر ۔ مشرقی جرمنی سے اعلےٰ اختیارات کا ایک سرکاری تجارتی وفد عنقریب پاکستان آ رہا ہے اس سے قبل جرمنی کا ایک غیر سرکاری وفد پاکستان آیا تھا اور اسنے یہاں دونوں ملکوں کے ساتھ تجارتی تعلقات استوار کرنے کے امکانات کا جائزہ لیا تھا ۔ اب سرکاری وفد پاکستان کے ساتھ سرکاری سطح پر بات چیت کرے گا اور اس بات کا جائزہ لے گا کہ دونوں ملکوں کے درمیان کن کن اشیاء کی ضرورت ہے اس وفد کے لیڈر مشرقی جرمنی کے غیر ملکی تجارتی بیورو کے ڈائریکٹر مسٹر ایرہر ہوں گے ۔

انسپکٹر صاحبان انصار اللہ کا دورہ

ضلع سیالکوٹ اور ضلع ملتان کی مجالس انصار اللہ متوجہ ہوں

مجلس انصار اللہ کے انسپکٹر مکرم چوہدری محمد یعقوب خان صاحب اور مکرم ملک محمد بشیر صاحب ۱۴ ر نومبر ۱۹۶۳ء سے اضلاع سیالکوٹ اور ملتان کی مجالس انصار اللہ کا دورہ شروع کر رہے ہیں مکرم چوہدری محمد یعقوب خان صاحب ضلع سیالکوٹ کا اور مکرم ملک محمد بشیر صاحب ضلع ملتان کا دورہ کریں گے ۔

ان اضلاع کی مجالس انصار اللہ کے عہدیداران سے التماس ہے کہ انسپکٹر صاحبان سے پورا پورا تعاون فرمادیں ۔ وہ ایسی جماعتوں میں بھی تشریف لے جائیں گے جہاں ابھی تک مجالس انصار اللہ قائم نہیں تاکہ وہاں پر مجالس قائم کروائی جاسکیں ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مبلغین سے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

بیرونی ممالک سے واپس تشریف لانے والے مبلغین کرام میں مکرم مرزا محمد ادریس صاحب (بورنیو) مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب (امریکہ) مکرم بشیر احمد صاحب شمس (نائیجیریا) اور مکرم سمیع اللہ صاحب سیال (سیرالیون) شامل تھے مکرم منیر الدین احمد صاحب اور مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب جو علی الترتیب مشرقی افریقہ اور نائیجیریا (مغربی افریقہ) سے واپس تشریف لائے ہیں ربوہ میں موجود نہ ہونے کی وجہ سے اس میں شریک نہیں ہو سکے ۔ عنقریب باہر جانے والے مبلغین میں مکرم چوہدری منیر احمد صاحب عارف اور مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان شامل ہیں اس موقع پر ماریشس کے مکرم محمود سلطان غوث صاحب اور مکرم ناصر احمد صاحب سوکیہ کو بھی الوداع کہا گیا ۔ یہ دونوں دوست پچھلے دنوں مرکز سلسلہ کی زیارت کی غرض سے ماریشس سے ربوہ تشریف لائے تھے اور اب ایک ماہ سے زائد عرصہ یہاں قیام کرنے کے بعد عنقریب اپنے وطن واپس تشریف لے جا رہے ہیں ۔ اسی طرح انڈونیشیا کے مکرم عبد الغنی کریم صاحب اور تہران کے محمد افضل صاحب کو خوش آمدید کہا گیا ۔ ان میں سے اوّل الذکر دینی تعلیم کے حصول کے لئے یہاں آئے ہیں اور مؤخر الذکر سلسلہ کی زیارت کی غرض سے آجکل ربوہ آئے ہوئے ہیں

اس تقریب میں مبلغین اسلام اور بعض دیگر احباب کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بھی شرکت فرمائی ۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان نے کی ۔ بعدہٗ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ دعا کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ شیطان کے ساتھ آدمؑ کی جو پہلی جنگ ہوئی تھی اس میں آدمؑ کو دعا کے ذریعہ ہی شیطان پر فتح ملی تھی ۔ اسی طرح اس آخری زمانہ میں شیطان کی پھیلائی ہوئی تحریکوں اور اسلام کے درمیان جو جنگ ہو رہی ہے ۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ اب بھی اسلام کو فتح دعا کے ذریعہ ہی حاصل ہو کسی اور ہتھیار سے نہیں حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کی روشنی میں ہمیں چاہیئے کہ ہم محض تبلیغی مساعی کو ہرگز کافی نہ سمجھیں بلکہ ان مساعی کے بارآور ہونے کے لئے دعا کو لازم پکڑیں ۔ برابر دعائیں کرتے رہیں اور اس سے کبھی اور کسی حال میں بھی غافل نہ ہوں ۔ ہمیں یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ہمارا سب سے بڑا ہتھیار دعا ہی ہے کیونکہ دعا کے اس نہایت موثر اور کارگر ہتھیار کے ذریعہ ہی اسلام کی فتح اور اس کا غلبہ مقدر ہے

اس مختصر لیکن نہایت اہم جامع اور مؤثر خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی

• پیکنگ ۱۲ نومبر ۔ چین کی وزارت خارجہ کے حکام نے عرب جمہوریہ کے سرکاری اخبار الاہرام کی اس خبر کی تصدیق نہیں کی کہ چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی آئندہ ماہ عرب جمہوریہ کا دورہ کریں گے ۔

• قاہرہ ۱۲ نومبر ۔ معلوم ہوا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کی قومی اسمبلی کے انتخابات دسمبر کے دوسرے پندرھواڑے میں ہوں گے اس سے پہلے صدر ناصر نے اپنی ایک تقریر میں کہا تھا کہ انتخابات نومبر کے وسط میں ہوں گے ۔ یہ انتخابات ایک نئے انتخابی قانون کے تحت ہوں گے

• سرگودہا ۱۲ ر نومبر ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سرگودھا نے ضلع بھر میں دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری نافذ کر کے پانچ یا پانچ سے زائد افراد کے اجتماع کی ممانعت کر دی ہے ۔ اس حکم کے تحت ہر قسم کے جلوس اور مظاہروں پر بھی پابندی عائد کر دی گئی ہے نیز عام ہتھیار لے کر چلنے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے تاہم اس حکم کا اطلاق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی منظوری سے ہونے والے اجتماعات پولیس اور مسلح افواج پر نہیں ہوگا ۔ ماتمی یا شادی کے جلوس اور اسی سلسلہ میں اجتماعات کی مسلمہ جگہوں کو بھی اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے یہ حکم دو ماہ کے لئے نافذ العمل رہے گا ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵